بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ مضمون زیادہ سے زیادہ عام کیجئے

قرآنِ پاک کے ادب میں یہ داخل ہے کہ اسے جزدان میں رکھا جائے

قرآنِ پاک سے فائدے کا حاصل ہونا اس کی عظمت سے جڑا ہوا ہے، اسے اونچی جگہ رکھا جائے، اسکی طرف پیٹھ نہ کی جائے۔ اس سے زیادہ اونچی جگہ خود نہ بیٹھا جائے وغیرہ۔ کتنی غیرت کی بات ہے کہ خود تو کپڑے پہنیں اور کلام اللہ شریف کو بے لباس کے رکھیں، اپنے لیے اور بچوں کے لیے نیا کپڑا بازار سے لائیں اور کلام پاک کا جزدان قمیص شلوار کے بچے کپڑے ہی سے بنادیں، خود کے کپڑے ہفتہ میں دو تین بار دھوئیں اور کلامِ الٰہی کا جزدان دھونے کا نمبر برسوں میں بھی نہ آئے۔ اپنی کرسی چارپائی کا پایا ٹوٹ جاتا ہے تو اسے اُلٹا کر کے استعمال نہیں کیا جاتا لیکن قرآنِ پاک کی کرسی (رحل) کا پایا ٹوٹ جائے تو اسے اُلٹا کرے اسی پر قرآنِ شریف رکھ لیا جاتا ہے اپنا بدن کہیں سے کٹ پھٹ جائے تو فوراً مرہم پٹی کراتے ہیں کلام اللہ شریف کی جلد پھٹے تو اسے بھی تو جلدی درست کرانا چاہیے اپنی بیوی یا دوست کا خط انجان زبان میں آجائے تو پڑھوانے کے لیے جانکار کو تلاش کرتے ہیں بے چین ہوجاتے ہیں کلام اللہ کا ترجمہ اور تفسیر علماء سے سننے کی بھی تو فکر کرنی چاہیے۔

اپنے رشتہ دار کا انتقال ہوجائے تو اسکے کفنانے دفنانے کا فوری انتظام کرتے ہیں قرآنِ پاک کے اوراق جدا ہوجائیں پڑھنے میں نہ آئیں تو کیا انہیں اندھے کنویں میں یا نہر میں چھوڑ دینا یا کسی مسجد میں ڈلوادینا مناسب ہے؟ اسے بھی نئے کپڑے میں لپیٹ کر خوشبو لگا کر ایسی جگہ دفن کرنا چاہیے جہاں کسی کا پاؤں نہ پڑے۔

بندہ محمد یونس ابن حضرت مولانا محمد عمر صاحب پالنپوری رحمۃ اللہ علیہ

واردِ حال مدینہ منورہ مسجد نبوی علےٰ صاحبہا الف الف صلاۃ وتحیہ

۲۲/ذوالقعدۃ/ ۱۴۳۴ھ مطابق ۲۸/۹/۲۰۱۳ء